اسلامی معاشرے میں مسجد کا کردار

محمد یٰسین ظفر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين . وبعد:

تاریخ میں ہمیشہ سے مسجد اسلامی معاشرے کا شعار رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری پر سب سے پہلے خانہ خدا کی اساس رکھنا مسجد کی ضرورت واہمیت کا بین ثبوت ہے۔ ابتداء ہی سے مسجد صرف ادائے نماز کا محل نہ سمجھی جاتی تھی۔ بلکہ ریاست کے جملہ امور مسجد میں ہی طے جاتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد مختلف اسلامی اہداف کو حاصل کرنے اور دین ودنیا کے مصالح کے حصول کے لیے عظیم مرکز کی حیثیت رکھتی تھی۔

مسجد کا ایک عظیم درسگاہ ہونے وفود کے استقبال اور مختلف پروگراموں کے منعقد کیے جانے سے مسلمانوں کی عمومی زندگی میں اس کی اہمیت کا پتہ دیتی ہے۔

اسلامی اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے سلسلے میں مسجد میں انجام پانے والے مندرجہ ذیل امور سے اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

(1) انفرادی واجتماعی سطح پر دین اور دیگر علوم وفنون میں دسترس حاصل کرنا۔ فرد اور معاشرے کی سعادت کے حصول کے لیے بہترین اسلامی عادات کو فروغ دینا شامل ہے۔

(2) لوگوں کی اعلیٰ ترین اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر معیاری تربیت۔ جس سے لوگوں میں باہمی مودّت محبت میں پیدا ہو۔ اور کفر فسوق اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے نفرت ہو۔ کیونکہ مسجد میں ادا کی جانے والی نماز بلاشبہ لوگوں کو بے حیائی اور نازیبا کردار سے روکے گی۔ اور اس کے عوض عدل وانصاف احسان اور قرابت داری پر خرچ کرنے۔ جیسے عمدہ کردار کی ترغیب دے گی۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر جیسے فریضے کو سرانجام دینے میں ممد ومعاون ثابت ہوگی۔

(3) انفرادی اور اجتماعی سطح پر انسانی ضمیر ووجدان کی ترقی ہوتی ہے۔ اور مسجد ہی سے اسلام کی

بنیادی تعلیم ایک جیتی جاگتی حقیقت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(4) اہل ایمان کے درمیان اخوت اور باہمی تعارف کا بہترین ذریعہ مسجد ہے۔ جس سے اسلامی اخلاقی اقدار اور معاشرتی اسلوب کی جہت کو یکسوئی نصیب ہوتی ہے۔ اور ظلم، حسد، حقارت، استھزاء، چغلی اور دیگر برے اوصاف جو ایمانی اور معاشرتی روح کے لیے زہر قاتل ہیں کا قلع قمع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں کئی دیگر معاشرتی امراض جو اسلامی معاشرتی عمارت کی بنیاد کو کمزور کرتی ہیں۔ انہیں مسجد کی وجہ سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

(5) جدید اور قدیم نسلوں کے درمیان سماجی اونچ نیچ کا اختتام کیونکہ جدید نسلیں اپنے اجداد کی اندھی تقلید کرتی ہیں۔ مسجد کی وساطت سے باہمی مشاورت مختلف موضوعات پر بحث وتمحیص کی مدد سے جب ایک عمدہ مثالی اور بہترین کردار کی حامل شخصیت معرض وجود میں آتی ہے۔ تو آباءواجداد کی اندھی تقلید سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔

(6) قابل ترین پیشواؤں کی زیر نگرانی اسلامی اخلاقی اقدار اور زندگی میں پیش آمدہ مسائل پر رہنمائی کا حصول قابل ذکر ہے۔

اسلامی اخلاقی اقدار کی ترقی میں فرد ہو یا معاشرہ مسجد کا اہم ترین کردار ہے۔ خصوصاً ایسے وقت پر جب مادیات کا غلبہ ہے۔ اور انسانیت کوئی بھی غیر مناسب قدم اٹھا سکتی ہے۔ جدید مدارس اور مختلف تیز ترین ذرائع ابلاغ کی موجودگی سے عوام مستفید ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے مساجد کا کردار محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ لیکن اس سے ہم مساجد کے فوائد پس پشت نہیں ڈال سکتے۔ اس لیے مسجد کو جدید خطوط پر تعمیر کرنا اور اس کے مختلف اہداف کو حاصل کرنے کے لیے ہمہ تن کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ مسجد اپنا کردار ادا کرنے اور اپنے مقاصد تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ محسوس نہ کرے۔ اور اسلامی معاشرت کے قیام میں مددگار ثابت ہو۔

یقیناً مسجد ایک معاشرتی مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ نہ صرف دیگر تربیتی مراکز کی طرح ایک مرکز ہے۔ بلکہ اسلامی معاشرے کی ایک فعال تحریک اور تنظیم ہے۔ جس سے نسلوں کی اصلاح ممکن ہے۔ اسی وجہ سے مسجد کو دیگر تربیتی مراکز سے کبھی بھی کم حیثیت نہ سمجھنا چاہیے۔ اور مسجد کی تعمیر وترقی میں ایسے اہل افراد مامور کرنے ہیں جو مسجد کے ساتھ کسی بھی حیثیت سے تعلق رکھنے والوں سے عمدہ اور بہترین سلوک

قائم رکھ سکیں۔

مسجد کی اہمیت اس امر سے بھی واضح ہوتی ہے کہ مسجد کے علاوہ دیگر تربیتی مراکز مسجد سے متاثر ہوتے ہیں۔اگر بالفرض معاشرے میں کسی قسم کا انحراف پایا جائے۔اور مسجد اپنا معاشرتی کردار کرنے سے قاصر ہوتو بلاشبہ معاشرتی اور انفرادی سطح پر منکرات پھیلنے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔لہذا مسجد کے علاوہ دیگر تمام اداروں کو بھی مسجد سے رہنمائی لینا ہوگی۔اور اسے مضبوط کرنا ہوگا۔

جب سے مسجد معرض وجود میں آئی۔اس کا وجود ہر چھوٹے بڑے مرد اور عورت کے لیے ایک تربیتی درسگاہ کی حیثیت اختیار کر گیا۔خصوصاً بچوں کے لیے تو انتہائی عمدہ تربیتی مرکز فراہم ہوگیا ہے۔نبی کریم ﷺ چھوٹے بچوں کو مسجد میں آنے سے نہیں روکتے تھے۔بلکہ آپ ان کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔

ذمہ داران مساجد کو چند مفید مشورے!

(1) مسلمانوں کے لیے نماز کی ادائیگی کا درست طریقہ،اس کا بخوبی انتظام ہونا چاہیے۔

(2) مسلمانوں کو ارکان اسلام اور احکامات کی بنیادی تعلیم دی جائے۔

(3) مسجد میں قرآن حکیم کے حفظ اور تفسیر پڑھانے کا اہتمام کیا جائے۔

(4) فن حدیث اور سیرت کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔

(5) اسلامی اخلاق وآداب سے مزین کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(6) مسجد میں آنے والوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دینے کے لیے علماء کا اہتمام کیا جائے۔

(7) تمام مسلمانوں کو اسلامی آداب، باہمی احترام اور اتحاد واتفاق کے ساتھ زندگی گزارنے کے طریقے سکھلائے جائیں۔

(8) اسلامی معاشرتی عادات کو اپنانے کی مشق کرائی جائے۔

(9) مختلف پرکشش وسائل کو استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو مسجد کی طرف راغب کیا جائے۔اور نماز کی تلقین کی جائے۔

(10) مسجد میں آنے والے ہر فرد کو مسجد اور اہل مسجد کی خدمت کی تلقین کی جائے۔تاکہ وہ خود عمل میں مضبوط اور پختہ ہوسکے۔

مندرجہ بالا اہداف کو حاصل کرنے کے لیے مساجد کو درج ذیل اوصاف کا حامل ہونا چاہیے۔

(1) مسجد کو معاشرتی ، ثقافتی اور علمی مرکز ہونا چاہیے۔جس میں مختلف موضاعات پر مشتمل کتب کی ایک خوبصورت لائبریری بھی ہو۔

(2) عمومی طور پر پیش آمدہ مسائل پر مختلف موضوعات پر درس کا انعقاد ہونا چاہیے۔جس میں ہمہ جہت موضوعات زیر بحث لائے جائیں۔

(3) مسجد میں ایسا مرکز بھی ہونا چاہیے کہ ہنگامی بنیاد پر لوگ اس کی طرف رجوع کرسکیں۔

(4) مسجد میں نوجوانوں کی رہنمائی کا وافر انتظام ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہی وہ طبقہ ہے جس پر صحت مند ملت اسلامیہ کی اساس قائم ہوسکتی ہے۔

(5) مسجد کو جدید وسائل وعلوم کا مرکز ہونا چاہیے۔تا کہ لوگوں تک صحیح معلومات اور خبریں پہنچائی جائیں۔ پھران پر بڑی دانشمندی سے تبصرہ کیا جائے۔تا کہ موجودہ نسل اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

(6) اہل محلّہ کی معتبر شخصیات اذان سنتے ہی مسجد میں آنے کی کوشش کریں۔تا کہ زیر تربیت افراد ان کو دیکھ ان کی اقتداء کریں۔

(7) ارباب دانش خصوصاً والدین بچوں کو مسجد کے فضائل سے آگاہ کریں۔اور انہیں نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت اور اس کا اجر وثواب سے بتائیں۔تا کہ بچوں کے دلوں میں مسجد کی محبت پیدا ہو۔

(8) گھر کے بڑے افراد بچوں کو بھی ساتھ لیکر مسجد میں آئیں۔تا کہ ان کا مسجد اور نمازیوں کی طرف رجحان ہوسکے۔اور بڑے ہوکر اجنبیت محسوس نہ کریں۔

(9) مسجد کے ذمہ داران کو چاہیے کہ بچوں سے نرمی کے ساتھ پیش آئیں۔سختی نہ کریں۔تا کہ وہ نمازیوں کے ساتھ مانوس ہوں۔ان کے لیے سہولتیں بہم پہنچائیں۔مثلاً ٹھنڈا پانی، شربت وغیرہ۔

(10) مسجد کے ذمہ داران مختلف وسائل استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو مسجد کی طرف راغب کریں۔ یہ وسائل مختلف اقوال، نظمیں یا اشعار بھی ہوسکتے ہیں۔

مسجد کا کردار

مسجد کا معاشرتی اور اجتماعی کردار صرف امام یا خطیب کے ساتھ متعلق نہیں ہے۔ یہ بات ذہن

میں رہنی چاہیے کہ ہر شخص کا دائرہ کار متعین ہے۔امام یا خطیب مسجد میں تو کام کر سکتے ہیں۔یہاں آنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ان کی تعلیم وتربیت کر سکتے ہیں۔مگر عوام کو گھروں سے مسجد میں نہیں لا سکتے۔اس کے لیے انتظامیہ کا فعال ہونا ضروری ہے کہ وہ مسجد کا ماحول پاکیزہ صاف اور پرکشش بنائیں۔زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں۔مثلاً ٹھنڈا پانی،گرمیوں میں مسجد ٹھنڈی اور سردیوں میں گرم وغیرہ۔

اسی طرح فلاحی کاموں کے لیے چندہ کی فراہمی اور مہمانوں کے لیے کھانے کا بندوبست بھی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔اس اعتبار سے سب مل کر مسجد کو زیادہ سے زیادہ مفید بنا سکتے ہیں۔

(1) نماز با جماعت کا اہتمام

بنیادی طور پر مسجد عبادت گاہ ہے۔جہاں نماز پنجگانہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔با جماعت نماز کا اجر وثواب انفرادی نماز سے 27 گنا زیادہ ہے۔امام صاحب کی ذمہ داری ہے۔وقت کی پابندی کرتے ہوئے اس کا پورا اہتمام کرے۔اور نمازیوں کا خیال رکھے۔

(2) مسجد میں تعلیم وتربیت

مسجد میں جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہوتا ہے۔وہاں یہ تعلیم وتربیت کا شاندار مرکز ہے۔خصوصاً بچوں کی ناظرہ تعلیم،حفظ القرآن،ترجمہ کلاسیں لگائی جائیں۔جبکہ حفظ القرآن کے لیے صبح سے ظہر تک اور شام سے عشاء تک یہ کلاس ہو سکتی ہے۔

اس کے ساتھ مسجد بہترین تربیت گاہ ہے۔جہاں بچوں سے لیکر بڑوں تک سبھی عمر کے لوگ آتے ہیں۔ان کی اسلامی تربیت کا یہ نادر موقعہ ہے۔امام صاحب کو چاہیے کہ وہ روزمرہ کے ضروری مسائل اور دعائیں سکھلائیں۔اور بار بار اس کا تکرار کریں۔تاکہ لوگ اس کے عادی ہو جائیں۔

(3) مسجد فلاحی (ویلفیئر) ادارہ

مسجد اجتماعیت کا درس دیتی ہے۔محلے کے لوگ مسجد سے وابستہ ہوتے ہیں۔ان کے دکھ سکھ میں شرکت کا آسان طریقہ مسجد کی وساطت سے ممکن ہے۔اگر مسجد کو فلاحی ادارہ قرار دیا جائے۔تو اس کے ذریعے محلے کے غرباء،مساکین اور ضرورت مندوں کے ساتھ بہترین تعاون ہو سکتا ہے۔چونکہ ان لوگوں کی پہچان ہوتی ہے۔اور لوگ بھی جانتے ہیں۔کہ فلاں واقعی ضرورت مند ہے۔اگر مسجد کی وساطت سے

تعاون ملے تو اس کی سفید پوشی بھی برقرار رہ سکتی ہے۔

(4) مسجد میں ہفتہ وار درس قرآن وحدیث

اس کا اہتمام خطیب صاحب کریں کہ خطبہ جمعہ کے علاوہ وہ ہفتہ وار درس دیں۔ یا کسی ثقہ عالم کو بلائیں۔ درس کے بعد لوگوں کو سوالات کا موقعہ دیں۔ اور ان کے جوابات مدلل بیان کریں۔ تا کہ ان کی تشفی ہو سکے۔ اور دین کے بارے میں شکوک وشبہات ختم ہوں۔

(5) مسجد بطور عدالت

لوگوں کے درمیان باہمی جھگڑوں کا فیصلہ اگر مسجد میں کیا جائے تو اس کے نتائج بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ مسجد کا ایک اپنا تقدس ہوتا ہے۔ لوگ عملی طور پر کتنے بھی کمزور کیوں نہ ہوں۔ لیکن مسجد میں جھوٹ بولنا اچھا نہیں سمجھتے۔ لہذا عدالتی کاروائی اگر مسجد میں ہو تو مدعی اور گواہ سب صحیح بات کریں گے۔ اور فیصلہ کرنا نہ صرف آسان ہوگا۔ بلکہ جلد اور انصاف پر مبنی ہوگا۔

(6) مسجد بطور مہمان خانہ

پہلے وقتوں میں مسجد بطور مہمان خانہ بھی استعمال ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کے عہد میں مسجد نبوی میں وفود ٹھہرتے تھے۔ حتی کہ کفار بھی قیام کرتے اور مسلمانوں کا طرز عمل دیکھ کر مسلمان ہو جاتے۔ اب بھی اگر ایسے مہمان جن کا اہل محلہ سے تعلق نہ ہو۔ اور وہ مسافر ہوں۔ تو ان کی مہمان نوازی مسجد میں کی جا سکتی ہے۔ (اگرچہ آج کل کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ کافی مشکلات ہیں)

(7) مسجد بطور طلبہ کے ہاسٹل

مسجد کو ان طلبہ کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جو دور دراز سے تعلیم کی غرض سے شہر میں آئے ہوں۔ انہیں مسجد کی انتظامیہ کی طرف سے نا صرف رہائش کی سہولت بلکہ کھانا بھی دیا جائے۔ یہ طلبہ جہاں مسجد کی رونق میں اضافے کا باعث بنیں گے وہاں مسجد کے ماحول میں رہ کر اچھی تربیت بھی پائیں گے۔ ان کے ساتھ امام مسجد کا قریبی رابطہ ہو یہ طلبہ مسجد میں رہ کر اگر چاہیں تو دنیاوی تعلیم کسی بھی کالج یا یونیورسٹی میں حاصل کریں۔ مگر دینی تعلیم مثلاً ترجمہ قرآن ضرور پڑھیں۔

☆☆☆☆☆